سیرتِ نبوی پر معرکۃ الآرا کتاب

زاد المعاد

اوّل : آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و شمائل، عادات و خصائل، اسوہ و سنت، معمولات اور اصولِ زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات اور طرزِ زندگی، نداؤں سے برتاؤ، دشمنوں سے سلوک، گھر والوں سے معاشرت پر مشتمل ہے۔

دوم : یہ حصہ مشتمل ہے رحمتِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات و مجاہدات، معاملات دینی و دنیوی میں آپؐ کے اسوۂ مبارک اور سنتِ طیبہ، نیز حالات و سوانح اور معمولات نبویؐ کی روشنی میں بہت ہی اہم نکات و نوادر مسائل فقہیہ پر

۱/۲

علامہ حافظ ابنِ قیمؒ

نفیس اکیڈمی - کراچی

سیرت النبیؐ پر دنیا کی سب سے زیادہ مستند اور عظیم الشان کتاب

زاد المعاد

فی

ھدی خیر العباد

اوّل - دوم

اوّل : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ وشمائل، عادات وخصائل، اسوہ وسنت، معمولات اور اصولِ زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات اور طرز زندگی، خادموں سے برتاؤ، دشمنوں سے سلوک، گھر والوں سے معاشرت پر مشتمل ہے.

دوم : یہ حصّہ مشتمل ہے رحمتِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے غزوات ومجاہدات، معاملات دینی ودنیوی میں آپؐ کے اسوۂ مبارک اور سنت طیبہ، نیز حالات وسوانح اور معمولات نبویؐ کی روشنی میں بہت ہی اہم نکات و نوادر مسائلِ فقہیہ پر

مُصنّفہ: علّامہ حافظ ابی عبد اللہ محمّد ابنِ قیّم

ترجمہ : رئیس احمد جعفری

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

زاد المعاد

نام کتاب :	زاد المعاد (اوّل، دوم)
مصنفہ :	علّامہ حافظ ابنِ قیم
مترجم :	رئیس احمد جعفری
ناشر :	نفیس اکیڈمی۔ کراچی
طبع :	۱۹۹۰ء
ایڈیشن :	آفسٹ
ضخامت :	۹۸۰ صفحات

ٹیلیفون : ۲۱۳۳۰۳

احمد برادرز پرنٹرز۔ناظم آباد۔کراچی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا کہ ابن عباس کا قول ہے کہ آپؐ نے رب تعالیٰ کو دیکھا اور آپؐ نے قلب سے دیکھا" آپس میں متضاد نہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کو دیکھا لیکن یہ واقعہ شب اسرا کا نہیں بلکہ یہ واقعہ مدینہ میں پیش آیا جبکہ آپ کی صبح کی نماز قضا ہو گئی ۔ پھر آپؐ نے رب تعالیٰ کی خواب میں زیارت کی خبر دی ۔ اسی بنا پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الحقیقت دیکھا اور رویت انبیاء حق ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ نے دو آنکھوں سے بیداری میں دیکھا اور جس نے ان سے ایسا قول نقل کیا ہے ۔ اسے غلط فہمی ہوئی چونکہ امام احمد نے ایک بار فرمایا: کہ آپ نے دیکھا ایک بار فرمایا کہ آپ نے روحانی طور پر دیکھا تو اس لیے ان سے دونوں قول منقول ہو گئے ۔ امام احمد سے ایک تیسرا قول بھی منقول ہے کہ آپ نے سر کی آنکھوں سے دیکھا ۔ لیکن یہ ان کے بعض اصحاب کے تصرف کا نتیجہ ہے ۔ امام احمد کی نصوص موجود ہیں لیکن ان میں یہ قول نہیں ملتا ۔

خبرِ معراج کا کفار پر ردِ عمل

جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو خبر دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم آیات دکھائیں ۔ انہوں نے سختی سے تکذیب کی اور انتہائی شدت سے ایذا دی اور ضرر رسانی پر اتر آئے اور آپ سے مطالبہ کرنے لگے کہ بیت المقدس کا حلیہ بیان کریں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے ظاہر کر دیا کہ آپ نے اسے دیکھا اور اس کی تمام علامت بتانی شروع کیں اور وہ لوگ کسی بھی بات کو رد نہ کر سکے نیز ان کے سامنے راستہ میں اور واپسی پر ایک قافلے کا ذکر بھی کیا اور اس قافلے کے پہنچنے کا وقت بھی بتا دیا اور سب سے اگلے اونٹ کا پتہ بھی بتایا ۔ اب معاملہ ایسا ہی تھا، جیسے آپ نے فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی نفرت بڑھتی گئی اور ظالم لوگ انکار پر مصر رہے ۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ مدینہ روانگی سے ایک سال قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس اور پھر آسمان کی طرف معراجِ روحانی کرایا گیا اور ابن عبدالبرؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ ہجرت اور معراج کے درمیان ایک سال دو ماہ کا وقفہ تھا اور معراج ایک بار ہوا ۔ ایک قول میں دو

مرتبہ ہوا ایک بار بیداری میں اور ایک بار خواب میں ۔اس قول کے حاملین کا خیال یہ ہے کہ حدیث شریک اور آپ کے فرمان : پھر میں بیدار ہو گیا" اور دوسری تمام روایات کو جمع کر سکیں۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ (اسراء) دوبارہ ہوا ۔ وحی سے قبل ایک بار جیسے حدیث شریک ہی مذکور ہے اور یہ وحی سے قبل کا ذکر ہے اور ایک بار وحی کے بعد جیسا تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے ۔

بعض نے کہا تین بار (یہ واقعہ پیش آیا) ایک بار وحی سے قبل اور دو بار وحی کے بعد حالانکہ یہ تمام خبط ہے اور ارباب نقل کے ظاہر پرست ضعفاء کا کارنامہ ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ قصہ (معراج) میں بعض الفاظ دوسری روایات کے سیاق کے خلاف پڑتے ہیں ۔تو انہوں نے اسے ایک مرتبہ اور ہونا قرار دے دیا ۔اس کے بعد جوں جوں اختلاف روایات محسوس کیا (معراج) کے مزید واقعات مانتے چلے گئے اور صحیح وہی ہے کہ جس پر ائمۂ حدیث متفق ہیں کہ واقعہ اسرا بعثت کے بعد اور ایک ہی بار ہوا ۔

ہجرت کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء اور اعداء کے درمیان فرق کرنے کا سبب قرار دیا ۔اور جس سے اپنے دین کو غالب کرنے، اپنے بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی ابتداء فرمائی ۔

زہری فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن صالح سے انہیں عاصم بن عمر قتادہ اور یزید بن رومان وغیرہ سے روایت ملی ۔ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے ابتدائی ایام میں تین سال تک مکہ میں چھپ کر کے رہے ۔پھر چوتھے سال اعلان عام کیا اور لوگوں کو دس سال تک دعوت اسلام دی ۔حج کے موسم پر حجاج کی قیام گاہوں پر تشریف لے جاتے نیز عکاظ مجنۃ ، ذی المجاز کے موسمی تہواروں پر بھی آپ تشریف لے جاتے اور دعوت اسلام دیتے اور اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتے (اور فرماتے کہ اگر تم نے قبول کر لیا) تو جنت ملے گی لیکن کوئی بھی آپ کی صدا پر لبیک نہ کہتا نہ حمایت پر تیار ہوتا ۔آخر آپ قبائل کے نام دریافت فرماتے اور ایک ایک قبیلہ کی قیام گاہ کا پتہ چلاتے اور فرماتے ۔

اے لوگو! کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود کارساز نہیں) تم عرب کے بادشاہ